# الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ

بعون خلاق نشاتین و بمین تائید جناب رسول الثقلین

مبین راز الحسین منی و انا من الحسین

## جلد اول

کتاب مستطاب جامل اسرار و کاشف استار المسمی بہ

# مائتین

## فی مقتل الحسین مرتب الفریقین

از مصنفات جناب معلی القاب کاشف غوامض اسرار مبین حقائق

آثار و اخبار مروج فضائل ائمہ مصطفین ناشر عزائے حضرت

ابوعبداللہ الحسین سلام اللہ علیہم بدوام الملوین جناب سید غلام حسنین صاحب کنتوری

دام ظلہ العالی

بحسن سعی کارپردازان مطبع و تصحیح خود جناب مصنف ادام اللہ مجدہ

در مطبع مطلع الانوار واقع لکھنؤ منطبع شد

وَاِرْشَادِ الْاُمَّۃِ تیسری فضیلت حضرت مسلم رح کی یہ ہی کہ حضرت امام حسینؑ نے اپنی خاص
اصحاب اور اہلِ بیت پر اونکو فضیلت دی اور اونکو ثقہ اور معتمد اور عادل تجویز فرمایا
یہان تک کہ اپنا قائم مقام کرکے امت سے بیعت لینے مین اور ہدایت کرنے مین اونکو
سرفراز فرمایا یہ کتنی بڑی فضیلت ہی وَفَوَّضَ اِلَیْہِ اَمْرَہٗ نِیَابَۃً عَنْہُ اور اپنا خاص کام
یعنی ہدایت اور اجرائے احکام دین بطور نیابت کے حضرت مسلم کو سپرد کیا فَمَا اَحْسَنَ
مَا اَدّٰی بِہِ الْاُمُوْرَ الْمُفَوَّضَۃَ اِلَیْہِ پس کس خوبی سے حضرت مسلم رح نے اون کامونکو
انجام دیا اور اطاعت امام وقت کی کیسی اچھی کی تمام اون امور مین جو اونکو سپرد
کیے گئے تھے وَکَذٰلِكَ یُؤَدِّیْ کُلُّ جَلِیْلٍ عَنْ جَلِیْلٍ اور اسیطرح جو بلند مرتبہ کسی بلند
مرتبہ کا نایب ہوتا ہی اپنے سپردگی کی خدمات بجالاتا ہی وَکَیْفَ لَا وَھُوَ سُلَالَۃٌ مِنْ
نَسْلٍ جَلِیْلٍ قَدْ اَدّٰی عَنْ جَلِیْلٍ اور کیون ایسا نہوتا حضرت مسلم بھی تو خلاصہ خانوادہ
بزرگ تھے اور ایک بڑے مرتبہ کے شخص تھے جنھون نے ایک بلند مرتبہ امام زمانہ کا حق
ادا کیا وَاَوَّلُ قَتِیْلٍ مِنْ اَنْصَارِہٖ ذٰلِكَ الْقَتِیْلُ اور حضرت مسلم پہلے شہید مین انصار مین سے

فضیلت چہارم

جناب سید الشہدا کے وَالرَّابِعُ اَنَّہٗ لَمْ یَنْسَ رِعَایَۃَ وَاجِبِ الْحَقِّ لِمَوْلَانَا الْحُسَیْنِ
اِلٰی اَنْ قَضٰی نَحْبَہٗ چوتھی فضیلت یہ ہی کہ حضرت مسلم رح نے حق امام حسینؑ کو تادم مرگ
فراموش نہین کیا یہانتک کہ اپنے وعدۂ شہادت پر وفا کیا وَلَمْ یَنْسَ ذِکْرَ الصَّلٰوۃِ
وَالسَّلَامِ عَلٰی اِمَامِہٖ اور درود و سلام اپنے امام پر بھیجنے کو کسی وقت فراموش
نہین کیا حتی کہ سامنے ابن زیاد ملعون کے باوجودیکہ کس شدت مین مقید تھے مسلسل
درود و سلام امام حسینؑ پر آپ کی زبان مبارک سے جاری رہا وَلَمْ یُسَلِّمْ عَلٰی خُلَفَاءِ الْجَوْرِ
وَمَنْ یَقُوْمُ مَقَامَھُمْ وَاِنْ قُطِعَ لِذٰلِكَ اِرْبًا اِرْبًا اور خلفائے جور اور اونکے قائم مقامونپر
بلفظ امیر المومنین سلام نکیا بلکہ یہ کہا کہ مین تو اسوقت سوائے اپنے بھائی امام حسینؑ کے دنیا مین
کسی کو امیر المومنین نہین جانتا اور یہ کلام وہان تک ارشاد فرمایا کہ آپکے بدن کے ٹکڑے

فضیلت پنجم

ٹکڑے کرڈالے گئے اَلْخَامِسُ اَنَّہٗ قَدْ اَخَذَ مَعَہٗ اِثْنَیْنِ مِنْ وُلْدِہٖ لِیَجْعَلَھُمَا
فِدَاءً عَنْ سَیِّدِہٖ وَاَخِیْہِ الْحُسَیْنِ پانچوین فضیلت حضرت مسلم رح کی یہ ہی کہ اپنے ہمراہ

کوفہ کی طرف دو صاحب زادہ لے گئے تاکہ ان کو اپنے سردار اور بھائی امام حسینؑ پر
فدا کریں وَاَغْلَنَ اَنَّهٗ اَوْصٰی اِلٰی زَوْجَتِهٖ رُقَیَّةَ اَنْ تَفْعَلَ عَلَی الْحُسَیْنِ اِبْنَیْهِ الْبَاقِیَیْنِ
فَفَعَلَتْ کَمَا اَوْصَاهَا اور مجھے گمان ہے کہ حضرت نے اپنی زوجہ رقیہ کو جو بہن
امام حسینؑ کے تھیں چلتے وقت وصیت فرمائی تھی کہ دو فرزند باقی ماندہ کو کربلا میں میرے
امامؑ پر فدا کرنا چنانچہ جناب رقیہ نے ویسا ہی کیا جیسے وصیت حضرت مسلم نے
کی تھی اَلسَّادِسُ اَنَّ شَهَادَتَهٗ بِالْکُوْفَةِ وَمَسِیْرَ الْحُسَیْنِؑ مِنْ مَکَّةَ اِلَی الْعِرَاقِ
کَانَا فِیْ یَوْمٍ وَاحِدٍ چھٹی فضیلت حضرت مسلمؑ کی یہ ہے کہ آپ کی شہادت کوفہ میں اور روانگی
امام حسینؑ کی مکہ سے بطرف عراق کے یہ دونوں باتیں ایک ہی دن واقع ہوئیں فَظَهَرَ
تَاوِیْلُ مَا کَانَ الْحُسَیْنُؑ یَقُوْلُهٗ مِرَارًا اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُ اللّٰهَ فِیْ ذٰلِکَ پس اب اچھی طرح
امام حسین علیہ السلام کے اس قول کی تاویل درست ہو گئی جو آپ بار بار فرمایا کرتے تھے
کہ میں مکہ میں پہونچ کر عراق جانے کا خدا سے استخارہ کرونگا وَاَیْضًا مَا کَانَ یَقُوْلُ
اِنِّیْ رَاَیْتُ فِیْ مَنَامِیْ جَدِّیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ اَوْصَانِیْ بِشَیْءٍ لَا اَقُوْلُهٗ لِاَحَدٍ حَتّٰی
اَلْقَاهُ وَاِنْ اَصَرَّ لِاِظْهَارِهٖ بَعْضٌ اور یہ بھی حضرت امام حسین فرماتے تھے کہ میں نے اپنے
نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے اوس جناب نے ایک بات کی مجھے
وصیت کی ہے جسکو میں کسی سے بیان نہ کرونگا جب تک میں اپنے نانا سے جا ملوں اگرچہ
اس خواب کی تفصیلی بیان کرنے پر بعض لوگوں نے مثل محمد ابن حنیفہ رح وغیرہ کے
امام حسینؑ سے اصرار بھی کیا مگر آپ نے نہیں بیان فرمایا فَکَانَتْ شَهَادَةُ مُسْلِمٍ مُقَدِّمَةً
اَوْ تَوْطِئَةً لِشَهَادَةِ الْحُسَیْنِؑ اب معلوم ہو گیا کہ شہادت حضرت مسلمؑ کی گویا مقدمہ
اور تمہید کی بات تھی جناب امامؑ کی شہادت کے واسطے مراد یہ ہے کہ پہلے انکی شہادت ہولی
تب امام حسینؑ اپنی شہادت پر پوری پوری آمادہ ہوں فَلَا یَبْعُدُ اَنْ یَکُوْنَ اَخْبَرَهٗ
رَسُوْلُ اللّٰهِ بِذٰلِکَ فِی الْمَنَامِ اور کچھ دور نہیں ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
عالم رویا میں یہی وصیت حضرت امام حسینؑ کو فرمائی ہو کہ شہادت مسلمؑ کے ہوئے تب تم
بعدہ شہادت ہونا وَقَالَ لَهٗ سِرًّا یَا بُنَیَّ فَاِنَّ فَوْزَ لَکَ بِالسَّعَادَاتِ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی